شخصیت

صاحب آثار السنن علامہ ظہیر احسن نیمویؒ

حیات وخدمات اور علمی آثار

(آخری قسط)

مولوی شایان احمد صدیقی
متخصص فی علوم الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی

تکملہ کی ضرورت:...... ''آثار السنن'' نے اپنی گوناں گوں خصوصیات کی بناء پر مشاہیر اہل علم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی تھی۔ اور علماء وقت کو اس کام کی اہمیت کا احساس ہوگیا تھا۔ علامہ نیمویؒ کی وفات کے بعد کئی ایک علماء نے اس کے تکملہ کی طرف توجہ دی لیکن یہ عظیم الشان کسی کے بس کا نہ تھا۔ اس لئے کوئی اس کام کی تکمیل نہ کرسکا۔ خود حضرت تھانویؒ نے ''احیاء السنن'' کی تالیف کا کام اسی انداز پر شروع کیا تھا لیکن اس کی ترتیب علیحدہ ہوگئی اور یہ ایک مستقل کام کی حیثیت اختیار کرگیا۔

آثار السنن کے مستفیدین:...... ''آثار السنن'' مذہب حنفی کے پیروکاروں کے لئے بالعموم اور علمائے احناف کے لیے بالخصوص ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھی اور ابتداء ہی سے ہند وپاک کے نصاب تعلیم کا جز لاینفک رہی ہے اور خدائے لم یزل نے جو پذیرائی اس کتاب کو عطاء فرمائی وہ ہر کتاب کے نصیب میں کہاں؟ علامہ نیمویؒ کی یہ کتاب اس لائق تھی کہ علماء اس سے اعتناء کرتے اور اپنی تصنیفات میں اس سے استفادہ کرتے۔ ذیل میں چند محققین کے نام ذکر کیے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی تصانیف میں اس کتاب سے استفادہ کیا۔

محدث کبیر شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ:...... شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ (۱۳۴۶ھ) شیخ نیمویؒ کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے اور خصوصاً علامہ کی اس تصنیف لطیف اور اس کی نادر تحقیقات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''بذل المجھود فی حل ابی داود'' میں متعدد جگہوں میں علامہ کی تحقیقات کو قول فیصل بنایا ہے۔

شیخ سہارنپوریؒ نے ابتداء میں جہاں مصادر ومراجع کا ذکر فرمایا ہے وہیں آپ نے احادیث کی بلند پایہ کتب کے صف میں علامہ نیموی کی کتاب ''آثار السنن'' اور اس کے حواشی ''التعلیق الحسن'' اور ''تعلیق التعلیق'' کو بھی جگہ دی ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ:...... علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (۱۹۴۹ء) ''آثار السنن'' کی تحقیقات سے بہت متاثر تھے۔ آپ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''فتح الملہم'' میں کئی اختلافی مسائل میں علامہ نیمویؒ کے قول کو ہی اختیار فرمایا ہے۔ خصوصاً نقد

رجال میں تو جابجا علامہ نیمویؒ کی عبارت سے استدلال کیا ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ:......علامہ انور شاہ کشمیریؒ (۱۳۵۲ھ) باوجود یکہ ہر فن میں مجتہدانہ رائے رکھتے تھے، علامہ نیمویؒ کے تبحر علمی کے قائل تھے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی کتاب ''نیل الفرقدین'' میں علامہ نیمویؒ کی تحقیقات سے استفادہ کیا ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ''آثار السنن'' کے متعلق لکھتے ہیں'':

"وقد نقلت فيه شيئا من التعليق الحسن للشيخ النيموى مع ما زدت عليه وكان الشيخ المرحوم حين تاليفه ذلك الكتاب يرسل الى قطعة قطعة، انى كنت مرافعا فيه"۔

''میں نے (اس کتاب ''نیل الفرقدین'') میں شیخ نیموی کی کتاب ''التعلیق الحسن'' کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔ شیخ مرحوم اس (کتاب) کی طباعت کے زمانہ میں اس کے حصے مجھے بھیجتے رہے ہیں۔ میں ان کی تحقیقات سے متفق ہوں''۔

شروحات وتعلیقات ''آثار السنن'':......علامہ نیمویؒ نے ''آثار السنن'' کو ایسی جامعیت سے مرتب فرمایا ہے اور ایسے سہل انداز میں تالیف کی ہے کہ یہ متن بغیر کسی شرح وتعلیق کے بھی قابل استفادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیور طبع سے آراستہ ہونے کے بعد سے اب تک مدارس دینیہ کے نصاب میں داخل ہے۔ مگر باوجود اس کے علامہ نیمویؒ نے اس کے فقہی عنوانات پر فقہاء کی رائے کا تقابلی جائزہ اور متن میں موجود روایات کے متعلقہ مباحث پر دو تعلیقات تحریر فرمائیں۔

التعلیق الحسن:......''التعلیق الحسن''، ''آثار السنن'' میں موجود احادیث وآثار کے متعلقہ مباحث پر مشتمل ہے۔ مثلاً کسی روایت سے متعلق محدثین کی رائے پر بحث کی ہے یا کسی روایت کی سند اور دوسرے طرق کی نشاندہی کی ہے، یا کسی راوی کے متعلق جرح وتعدیل کے مباحث ہیں۔

تعلیق التعلیق:......یہ ''آثار السنن'' کے حاشیہ ''التعلیق الحسن'' کا حاشیہ ہے۔ اس میں علامہ نیمویؒ نے ''التعلیق الحسن'' میں مذکور بعض مباحث کی محدثانہ انداز میں وضاحت فرمائی ہے۔ یہ دونوں حواشی ''آثار السنن'' کے ساتھ ہی طبع ہوتے ہیں۔

الاتحاف لمذہب الاحناف:......علامہ کشمیریؒ دوران مطالعہ ''آثار السنن'' پر مختصر فوائد بھی لکھتے تھے۔ یہ فوائد کبھی متن سے اختلاف کی صورت میں، کبھی مزید فوائد کی صورت میں اور کبھی مزید ماخذ کی نشاندہی کی صورت میں ہوتے ہیں۔ یہ حواشی ''الاتحاف لمذہب الاحناف'' کے نام سے معنون ہیں جو علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے مقدمہ اور مولانا بدر

عالم میرٹھیؒ کی نظر ثانی کے بعد فوٹو کاپی کی شکل میں محفوظ کردیئے گئے ہیں۔ حضرت کشمیریؒ نے اس پر حاشیہ اور بین السطور میں اتنا علمی ذخیرہ جمع کردیا ہے کہ بسا اوقات پڑھنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

علامہ محمد یوسف بنوریؒ مقدمہ اتحاف میں لکھتے ہیں:

"حتی اصبحت صفحة الكتاب كالوشي الدقيق"۔

"کتاب کا صفحہ باریک منقش کپڑے کی طرح ہوگیا ہے"۔

حضرت علامہ کشمیریؒ کے یہ حواشی مکمل متن پر جابجا مقامات پر ہیں۔ اگر اس کتاب کو جدید انداز میں ایڈیٹ کردیا جائے اوران حواشی کی تخریج کردی جائے تو متدلات احناف کا ایک دائرۃ المعارف تیار ہوسکتا ہے۔ حضرت علامہ کشمیریؒ کے حواشی کی تخریج کا کام حضرت علامہ بنوریؒ نے شروع فرمایا تھا مگر افسوس کہ مکمل نہ ہوسکا اور وقت اجل آپہنچا۔

علامہ بنوریؒ نے ان حواشی کی اہمیت کو یوں اجاگر کیا ہے:

"اور میں بھی کچھ زمانہ حضرت (علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ) کے ارشاد پر ان حوالوں اور عبارات کی تخریج میں مشغول رہا، تو کتاب کے ایک صفحہ کی تخریج نے کئی اوراق بھر دیئے۔ حضرت کی خواہش تھی کہ اگر یہ تخریجات طبع ہو گئے تو اہل علم کو بہت فائدہ ہوگا"۔

فرزند بنوری اور جانشین علم وعمل حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری مدظلہ کی خواہش اور ایماء پر حضرت ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم چشتی مدظلہ (رئیس قسم التخصص فی علوم الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی) کے زیرنگرانی "مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی" میں ان حواشی کی تحقیق وتخریج کا کام جاری ہے۔ اگرچہ یہ دقت طلب کام حضرت بنوری ہی کا خاصہ تھا (کہ علامہ کشمیریؒ کے حواشی کی تخریج وہی کرسکتا ہے جو علامہ کشمیریؒ کے مذاق علمی سے آشنا ہو) لیکن قسام ازل کو یہی منظور تھا کہ حضرت بنوریؒ کے فیض یافتہ اس سعادت سے بہرہ مند ہوں اوران کے فرزندان کے ہاتھوں اس کام کی تکمیل ہو۔ اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو بحسن وخوبی پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

قارئین اور اہل علم حضرات سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ جل شانہ حضرت کشمیریؒ کے اس بحر ذخار کو تکمیل کے مراحل میں پہنچادے۔

توضیح السنن:...... مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زیدمجدہم نے تین جلدوں میں "آثار السنن" کی ضخیم شرح بزبان اردو لکھی ہے۔ ابتداء میں علامہ نیمویؒ کے مختصر حالات ہیں اور پھر متن کی شرح ہے۔ شرح میں مؤلف کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے متن کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، پھر عنوان کا تعارف اور فقہاء کے اختلاف اوران کے متدلات کو کہیں تفصیل

اور کہیں اختصار سے لکھتے ہیں۔پھر احناف کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں۔

آثار السنن مترجم:......''آثار السنن'' کا اردو ترجمہ مولانا محمد اشرف زید مجدہ نے کیا ہے۔یہ ترجمہ نہایت سلیس ہے۔

تنقیدات بر''آثار السنن'':......فقہی عنوانات پر احادیث کی ترتیب وتخریج اور اقوال فقہاء کے مستدلات کے طور پر حدیث کا بیان مباحث ومناقشات کا ایک میدان ہے۔متقدمین ومتاخرین کا اس پر اتنا بڑا علمی ذخیرہ موجود ہے کہ اس کا احصاء مشکل ہے۔علامہ نیمویؒ کا مقصد بھی''آثار السنن'' کے ذریعہ فقہ حنفی کے مزاج ومذاق کو بیان کرنا ہے اس لئے''آثار السنن'' بھی معرض بحث بنی۔ذیل میں''آثار السنن'' کے رد میں لکھی جانے والی کتابوں کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ابکار المنن:......مولانا عبد الرحمٰن مبارک پوریؒ نے''آثار السنن'' کے پہلے حصہ کا رد بنام''ابکار المنن'' لکھا۔اس کتاب میں مولانا مبارک پوریؒ نے علامہ نیمویؒ پر کچھ فنی اور کچھ غیر فنی اعتراضات کئے ہیں، اور کئی مقامات پر ذاتیات پر بھی اتر آئے ہیں۔اس کتاب میں مولانا کا انداز یہ ہے کہ''قال'' کہہ کر علامہ نیمویؒ کی عبارت نقل کرتے ہیں اور''قلت'' سے اس کا رد کرتے ہیں۔مباحث عمدہ انداز میں مرتب ہیں، بادی النظر میں تحقیقات عمدہ معلوم ہوتی ہیں۔

''ابکار المنن'' کی پہلی اشاعت ۱۹۱۹ء میں ہوئی جبکہ دوسری طباعت پچاس سال بعد ۱۹۶۸ء میں ہوئی۔ابھی حال ہی میں اس کا ایک اور ایڈیشن نظروں سے گزرا جو ۲۰۰۹ء میں طبع ہوا۔اس کے باوجود یہ کتاب خال خال ہی کہیں ملتی ہے۔''ابکار المنن'' کے مصنف اس کی تالیف کے بعد پندرہ سال تک زندہ رہے مگر انہوں نے ''آثار السنن'' کے دوسرے حصے کا جواب نہیں لکھا۔

علامہ نیمویؒ کے صاحبزادہ مولانا عبد الرشید فوقانیؒ نے''ابکار المنن'' کا جواب بنام''القول الحسن'' لکھا۔کتاب کے ساتھ علامہ نیمویؒ کے مختصر حالات اور سند وغیرہ بھی ہیں۔مولانا عبد الرشید فوقانیؒ نے اس کا مسودہ مکمل کرنے کے بعد مولانا مبارک پوریؒ کو بھیجا کہ وہ اپنے اعتراضات کے جواب خود دیکھ لیں اور اگر اس کا جواب لکھنا چاہتے ہیں تو ابھی سے لکھ دیں۔مولانا مبارک پوریؒ نے جواب لکھنے کا عندیہ بھی دیا مگر اس کے دس ماہ بعد ان کا انتقال ہوگیا۔

''القول الحسن'' نہایت محققانہ جواب ہے۔مولانا فوقانیؒ''قال صاحب الابکار'' سے مولانا مبارک پوریؒ کا اعتراض نقل کیا اور پھر''قال ابن النیموی'' کے عنوان سے جواب لکھا۔آپ کے جوابات مناظرانہ اور ترکی بہ ترکی ہیں۔اس سے آپ کی علمی صلاحیت اور گرفت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اعتراضات حافظ زبیر علی زئی:......حافظ زبیر علی زئی مرحوم غیر مقلد نے اپنے زیر ادارت ماہنامہ''الحدیث'' میں ''نیموی صاحب کی کتاب آثار السنن پر ایک نظر'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے

کی کوشش کی کہ علامہ نیمویؒ کے ''آثار السنن'' میں تناقضات ہیں، ضعیف روایات کا سہارا لیا ہے اور صحیح احادیث پر حملہ کیا ہے۔ علامہ نیمویؒ خود اتنے ماہر عالم نہ تھے۔

مولانا ظہور احمد الحسینی مدظلہ نے ''التحقیق الحسن'' کے نام سے اس کا مسکت اور مدلل جواب لکھا ہے۔ مولانا ظہور احمد صاحب کے کام میں یہ خصوصیت ہے کہ انہوں نے علامی نیموی اور ان کے متدلات کا دفاع حدیث اور رجال کی بنیادی کتابوں سے کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے معترض کی جہالت کی خوب قلعی کھولی ہے۔ اس کتاب کے ابتداء میں علامہ نیمویؒ کے حالات پر ایک گرانقدر مضمون بھی شامل ہے جس سے اس کتاب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

متداول نسخے اور ان کا معیار صحت:...... برصغیر پاک وہند میں کتابوں کی طباعت وتصحیح کا معیار ہمیشہ سے بلند نہیں رہا ہے اور یہاں کتابوں کے ناشرین ان کی صحت کا خاص خیال نہیں رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ''آثار السنن'' کی طباعت کے ساتھ بھی انصاف نہیں ہوا۔ چونکہ یہ کتاب پاک وہند کے اکثر مدارس میں بلکہ مصر کے کچھ اداروں میں بھی شامل نصاب ہے، اس لئے متعدد ناشرین نے اس کی طباعت کی طرف توجہ دی اور اپنے اپنے معیار کے مطابق اس کتاب کو شائع کیا۔ وہ ناشرین جن کا مقصد فقط حصول زر ہوتا ہے اور صحت کا التزام ان کے پیش نظر نہیں ہوتا، ایسے مطابع سے چھپنے والی کتابوں کا جو حال ہوگا وہ ظاہر ہے۔ یہی حال ''آثار السنن'' کا بھی ہے کہ جن ناشرین نے حصول زر کی خاطر اس کتاب کی طباعت کی، انہوں نے اس کتاب کی صحت کا خیال نہیں رکھا اور متن وشرح میں ایسی فاش غلطیاں کیں کہ جن کی یہ کتاب متحمل نہیں۔ ذیل میں ''آثار السنن'' کے ان متداول نسخوں پر تبصرہ ہے جو ہمارے پیش نظر ہیں اور پاک وہند میں مروجہ ہیں۔

آثار السنن مطبوعہ احسن المطابع عظیم آباد:......آثار السنن کا یہ نسخہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، جسے اس مکتبہ کے مالک مولوی محمد عبد القادر صاحب نے اپنے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ جلد اول کتاب الطہارۃ تا باب فی الصلوۃ بحضرۃ الطعام پر مشتمل ہے، اور جلد دوم باب ما علی الامام سے آخر کتاب الصلوۃ تک ہے۔ یہ مصنف کی زندگی میں ہی زیور طبع سے آراستہ ہوگیا تھا۔ جلد اول اور دوم کے آخر میں مصنف نے اغلاط کی فہرست کا اضافہ کیا ہے، اور اسی طرح جلد دوم کے آخر میں علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کا قصیدہ بھی مطبوعہ ہے۔ یہ نسخہ شاندار جلی کتابت میں ہے اور صحت میں دیگر تمام نسخوں سے ممتاز ہے۔ اس نسخہ کو حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اپنے مطالعہ میں رکھا اور دوران مطالعہ اس پر حواشی بھی لکھے جو ''الاتحاف لمذہب الاحناف'' سے موسوم ہے۔

آثار السنن مطبوعہ دار الاشاعت الاسلامیہ کلکتہ:......آثار السنن کا یہ نسخہ بھی دو جلدوں میں ہے۔ جو دار الاشاعت الاسلامیہ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ سے شائع ہوا۔ جلد اول کے آخر میں علامہ کشمیریؒ کا قصیدہ مطبوعہ ہے اور غلط نامہ کی فہرست بھی

ہے، جبکہ جلد دوم کے آخر میں صاحبزادہ نیموی مولانا عبدالرشید فوقانیؒ کے قلم سے علامہ نیمویؒ کا مختصر ترجمہ ہے اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا شاہکار قصیدہ مع فارسی ترجمہ بھی طبع شدہ ہے۔ اس کے علاوہ جلد دوم کے آخر میں علامہ نیمویؒ کا رسالہ ''عمدۃ العناقید فی حدائق بعض الاسانید'' بھی لگا ہوا ہے۔ یہ نسخہ بھی صحت کی تمام تر خوبیوں کو اپنی دامن میں لیے ہوئے ہے۔

آثار السنن مطبوعہ مکتبہ حقانیہ:...... محقق العصر مولانا فیض احمد ملتانیؒ نے اپنی تحقیق وتخریج کے ساتھ ایک جلد میں کامل اپنے مکتبہ حقانیہ سے شائع کیا ہے۔ مولانا فیض احمد ملتانیؒ صاحب حدیث کے باب میں یدطولی رکھتے تھے۔ آپ نے آثار السنن کے حواشی میں ذکر کردہ حوالوں کی تخریج فرمائی، نہایت عمدہ تحقیق ہے۔ متن کی صحت کا معیار ہندوستان کی مطبوعہ کتب سے کم ہے۔ علامہ نیمویؒ کے حواشی اس طور سے ملا کر لکھے ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک حاشیہ کہاں ختم ہو رہا ہے اور دوسرا کہاں سے شروع ہو رہا ہے۔

آثار السنن مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ:...... مکتبہ رحمانیہ لاہور سے مطبوعہ آثار السنن بھی ایک جلد میں کامل ہے۔ مولانا ذوالفقار علی صاحب کی تصحیح وتحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ سرورق پر آثار السنن کے ساتھ ''التعلیق الحسن اور تعلیق التعلیق'' کا بھی نام لکھا ہے لیکن کتاب میں ''تعلیق التعلیق'' معدوم ہے۔ اگر کہیں ہے بھی تو محقق نے اپنے لفظوں میں اس کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ متن کی صحت کا خاص خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ البتہ محقق کی تعلیقات نہایت عمدہ اور گرانقدر ہیں۔

آثار السنن مطبوعہ مکتبہ البشری:...... مکتبہ البشری کراچی اپنی اعلی اور دیدہ زیب طباعت کی وجہ سے تمام ناشرین میں اعلی مقام رکھتا ہے۔ اہل مکتبہ نے اس کتاب کو دیدہ زیب طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ آثار السنن کا یہ نسخہ ایک جلد میں مکمل ہے اور طباعت کی ظاہری خوبیوں سے آراستہ ہے۔ مگر کاش کہ کتاب کی صحت کا بھی ناشرین کو کچھ خیال ہوتا، درحقیقت آثار السنن کا یہ نسخہ صحت کے اعتبار سے تمام نسخوں میں کمتر ہے۔ اس نسخے میں بیسیوں ایسی غلطیاں ہیں جو دیگر نسخوں میں نہیں ہیں۔ تتبع سے معلوم ہوا کہ صرف کتاب الطہارۃ میں متن کی (۱۷) غلطیاں اور کتاب الصلاۃ میں ابواب الجمعۃ تا ابواب الجنائز (۱۸) ایسی غلطیاں موجود ہیں جو دوسرے نسخوں میں معدوم ہیں۔ یہ غلطیاں مختلف صورتوں میں ہیں، کہیں عبارت ہی محذوف ہے، کہیں اپنی طرف سے عبارت میں ایسی زیادتی ہے جو نہ اصل ماخذ میں ہے اور نہ دیگر تمام نسخوں میں، گویا معلوم ہوتا ہے کہ محققین یا کاتب کا سہو ہے۔ مثلا:

(۱) کتاب الطہارۃ، باب صفۃ الغسل، ص: ۳۶، حدیث: ۹۸ میں عبارت یوں ہے: بلغ عائشةؓ أن عبدالله بن عمرؓ يأمر النساء..... جبکہ کتاب کے دیگر تمام نسخوں اور صحیح مسلم میں صحابی عبداللہ بن عمرو ہیں نہ کہ عبداللہ بن عمر۔

(۲) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص: ۵۴، حدیث: ۱۸۷ میں عبارت یوں ہے: التيمم ضربتان، ضربة

للوجه۔۔۔۔۔ جبکہ اس روایت کے الفاظ یوں ہیں: التیمم ضربة للوجه۔۔۔۔ اس روایت میں ضربتان کا اضافہ ہے جوکہ کتاب کے دیگر تمام نسخوں اور محولہ کتب میں کہیں موجود نہیں ہے۔

(۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین بست تکبیرات زوائد، ص: ۲۰۱، حدیث: ۷۹۹ کی روایت میں علامہ نیمویؒ نے طبرانی کا حوالہ دیا ہے اور روایت کے الفاظ نقل کرنے میں علامہ نیمویؒ کا اعتماد حافظ ہیثمیؒ کی مجمع الزوائد پر ہے۔ لیکن اس کتاب کے محققین نے بجائے اس کے کہ علامہ نیمویؒ کے الفاظ نقل کرتے، یہ روایت طبرانی سے بعینہ نقل کر دی اور اس کا نقصان یہ ہوا کہ اس روایت کے الفاظ میں پوری ایک سطر زائد ہے جوکہ علامہ ہیثمیؒ کی مجمع الزوائد پر اضافہ ہے۔ اختصار کے پیش نظر زائد عبارت درج ذیل ہے:

"ثم یکبر ویرکع فتلك خمس، ثم یقوم فیقرأ بفاتحة الکتاب وسورة من المفصل"

اس کے علاوہ علامہ نیمویؒ کے حواشی "التعلیق الحسن اور تعلیق التعلیق" کے ساتھ بھی انصاف نہیں برتا گیا۔ جابجا مصنف کی عبارتوں میں قطع و برید کی ہے۔ مصنفؒ پیش کردہ نصوص کے آخر میں انتہی یا انتہی کلامہ لکھتے ہیں، اس نسخے میں اس لفظ کو بالکل ساقط کر دیا گیا ہے جوکہ کسی طرح موزوں نہیں ہے۔ اسی طرح موصوفؒ حواشی میں قولہ کے بعد متن کی جو عبارت لکھتے ہیں اہل مکتبہ اس میں بھی قطع و برید کرتے ہیں اور اسے مختصر کر کے کہیں الخ لکھ دیتے ہیں اور کہیں الخ لکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ علامہ نیمویؒ حاشیہ میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو محققین اپنی جانب سے بعض عبارتوں کی بغیر کسی تنبیہ کے قوسین میں تخریج کر دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ تخریج مصنف ہی کی ہے۔ ہاں یہ بات اس وقت درست ہوتی جب کہ ابتداء میں اس اضافہ کا ذکر کر دیا جاتا اور حواشی میں موجود تمام عبارتوں کی تخریج کرتے، بعض عبارتوں کی تخریج کرنا اور بعض کی نہ کرنا اور اس پر تنبیہ نہ کرنا قابل گرفت عمل ہے۔

ناشرین کتب کو ہمیشہ کتاب کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے خصوصا متون حدیث کی صحت کا تو غیر معمولی التزام ضروری ہے۔ تاکہ قارئین کو بھی مطالعہ میں سہولت رہے اور معترضین کو اعتراض کا موقعہ نہ مل سکے۔ آثار السنن جیسی شاہکار (جو برصغیر کے نصاب تعلیم میں شامل ہے) کتاب کو اس کے شایان شان ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہونا چاہئے اور ہم امید کرتے ہیں کہ ناشرین اس کی صحت کی طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور آئندہ ایڈیشن اغلاط سے پاک اور صحت کے اعلی معیار پر فائز ہوگا۔

حواشی

(۱۸) بلوغ المرام من ادلة الاحکام، باب سترة المصلی، ص: ۷۰، رقم: ۲۳۷۔